70270 ـ غلط قرآن پڑھنے والے كے پيچھے نماز ادا كرنا

سوال

جس مسجد ميں ميں نماز ادا كرتا ہوں اس كا امام سورة الفاتحہ ميں غلطياں كرتا ہے، پيش كى جگہ زبر اور پيش كى جگہ زير پڑھ جاتا ہے جس كى وجہ سے آيت كا معنى بدل جاتا ہے تو كيا اس كے پيچھے نماز ادا كرنا صحيح ہے ؟
ہمارى مسجد ميں نماز كے بعد ايك بدعت بھى پائى جاتى ہے وہ يہ كہ اجتماعى صورت ميں سو بار يا لطيف كا ورد كيا جاتا ہے، كيا يہ صحيح ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

اگر كوئى امام يا مقتدى قرآت فاتحہ ميں غلطى كرے جس سے آيات كا معنى بدل جائے تو اس كى نماز باطل ہے؛ كيونكہ سورة الفاتحہ نماز كے اركان ميں سے ايك ركن ہے، اس پر واجب اور ضرورى ہے كہ وہ اپنى قرآت صحيح كرے، اور صحيح طريقہ سے سورة الفاتحہ پڑھنا سيكھے، ليكن اگر وہ اس تعليم ميں جدوجھد اور كوشش كرنے كے باوجود صحيح كرنے سے عاجز ہو تو پھر اللہ تعالى كسى نفس كو اس كى استطاعت سے زيادہ مكلف نہيں كرتا، ليكن اگر وہ امام ہو تو پھر اس كے پيچھے بھى وہى شخص نماز ادا كرے جو اس طرح غلط پڑھنے والا ہے يا اس سے بھى كم صحيح سورة فاتحہ پڑھتا ہو.

امام نووى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" قرآت ميں لحن يعنى غلطياں كرنے والے كا امامت كرانا مكروہ ہے؛ پھر ديكھا جائيگا كہ: اگر اس كى غلطى معنى ميں تبديلى كا باعث نہيں بنتى مثلا الحمد للہ ميں ہاء پر پيش پڑھنا تو اس كى اور اس كے پيچھے نماز ادا كرنا صحيح ہے.

ليكن اگر معنى ميں تبديلى كا باعث بنتى ہو مثلا انعمت ميں تاء پر پيش پڑھنا يا پھر اس پر زير پڑھنا تو اس كى نماز باطل ہو جائيگى، اور مثلا اس كا قول: الصراط المستقين؛ اگر تو اس كى زبان اس كے اختيار ميں اور لكنت نہ پائى جائے اور اس كے ليے اس كو سيكھنا ممكن ہو تو اس كى تعليم لازم ہے، ليكن اگر وہ ايسا نہ كر سكتا ہو اور وقت تنگ ہو تو نماز ادا كر لے اور پھر قضاء كرے اور اس كى اقتدا ميں نماز ادا كرنا جائز نہيں.

اور اگر زبان ميں لكنت ہو يعنى زبان اس كى فرمانبردار نہ ہو يا پھر وہ نہ گزرا ہو جس ميں اس كو سيكھنا ممكن ہو

اگر يہ غلطى سورۃ فاتحہ ميں ہو تو اس كے پيچھے اس جيسے شخص كى نماز صحيح ہو گى، اور صحيح زبان والے شخص كى اس كے پيچھے اور پڑھے ہوئے شخص كى ان پڑھ شخص كے پيچھے نماز صحيح نہيں ہو گى، اور اگر فاتحہ كے علاوہ ميں غلطى ہو تو اس كى اپنى اور اس كے پيچھے والے كى بھى نماز صحيح ہو گى " انتہى

ديكھيں: روضۃ الطالبين (1 / 350).

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اور اگر غير پڑھا لكھا كسى غير پڑھے لكھے اور پڑھے ہوئے دونوں كى امامت كرائے پڑھا لكھا اكيلا نماز دہرائے گا، امى يعنى ان پڑھ وہ ہے جسے سورۃ فاتحہ اچھى طرح پڑھنى نہ آتى ہو يا اس كا كچھ حصہ نہ پڑھ سكتا ہے، يا پھر اس كا كوئى حرف نہ پڑھ سكتا ہو.

اور اگر وہ اس كے علاوہ اچھا پڑھ سكتا ہو تو اچھا پڑھنے والے كى امامت كرانا جائز نہيں، اور اپنے جيسے كى امامت كرانا صحيح ہے.

پھر كہتے ہيں:

" اور جس نے عاجز ہونے كى بنا سورۃ فاتحہ كا كوئى حرف چھوڑ ديا، يا اسے كسى اور حرف ميں تبديل كر ديا جيسا كہ تتلانے والا شخص راء كو غين بنا ديتا ہے، يا پھر ہكلانے والا جو ايك حرف كو دوسرے ميں مدغم كر ديتا ہے، يا كوئى ايسى غلطى كرے جس سے معنى ہى بدل جائے مثلا كوئى شخص اياك كى كاف پر زير پڑھے يا انعمت كى تاء پر پيش پڑھے اور اس كى اصلاح اور صحيح كرنے كى استطاعت نہ ركھتا ہو تو وہ امى يعنى ان پڑھ كى طرح ہى ہے اس كے ليے قارئ يعنى پڑھے ہوئے كى امامت كرانا صحيح نہيں.

ان ميں سے ہر ايك كے ليے اپنے جيسے شخص كى امامت كرانا جائز ہے؛ كيونكہ وہ دونوں ان پڑھ ہيں، اس ليے دونوں كے ليے ايك دوسرے كى امامت كرانى جائز ہوئى، بالكل ان دو اشخاص كى طرح جو كچھ بھى صحيح نہ پڑھ سكتے ہوں.

اور اگر وہ اس ميں سے كچھ كو صحيح كرنے كى استطاعت ركھتے ہوں اور وہ اس كى اصلاح نہ كرے يعنى صحيح نہ پڑھے تو اس كى نماز صحيح نہيں، اور نہ ہى اس كى اقتدا كرنے والے كى نماز صحيح ہو گى"

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ كا يہ بھى كہنا ہے:

" بہت زيادہ غلط پڑھنے والے شخص كے ليے امامت كرانا مكروہ ہے جو معنى تبديل نہ كرتا ہو، امام احمد نے يہى بيان كيا ہے، اور جو غلطى نہيں كرتا اس كى نماز صحيح ہو گى، كيونكہ اس نے قرآت كا فرض ادا كر ديا ہے.

اور اگر سورۃ فاتحہ کے علاوہ کسی اور آیت میں معنی تبدیل کر دیا تو اس کی نماز صحیح ہونے کو نہ تو ممنوع کیا جائیگا اور نہ ہی اس کی اقتدا میں نماز ادا کرنے کو لیکن اگر وہ تعمدا اور جان بوجھ کر ایسا کرے تو دونوں کی نماز باطل ہو جائیگی....

لیکن اگر اس کی غلطی کی بنا پر آیات کا معنی تبدیل نہیں ہوتا تو اس کے پیچھے نماز ادا کرنا جائز ہے، لیکن اس کے لیے قرآت سیکھنا واجب ہے.

اور اگر اس کی غلطی سورۃ فاتحہ کے علاوہ کسی اور آیت میں ہو اس کی نماز میں نقص تو ہو گا لیکن باطل نہیں ہو گی اور کسی متقن قارئ کے پیچھے نماز ادا کرنا غلط قرآت والے شخص کے پیچھے نماز ادا کرنے سے بلاشك زیادہ اولی ہے، اور ذمہ داران کے لیے اس طرح کے جاہل لوگوں کو نماز کی امامت کے لیے مقرر کرنا جائز نہیں، اگر ایسا کرینگے تو وہ بھی ان کے ساتھ گناہ میں شریك ہونگے "

دیکھیں: المغنی (3 / 29 ـ 32) طبع ھجر

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام کہتے ہیں:

" لیکن اگر وہ غلط پڑھتا ہو اور اس کی غلطی سے معنی تبدیل نہ ہو تو میسر ہونے کی صورت میں صحیح قرآت کرنے والے کے پیچھے نماز ادا کرنا اولی اور بہتر ہے.

لیکن اگر اس کی غلطی سورۃ فاتحہ میں ہو اور معنی تبدیل کر دے تو اس کے پیچھے نماز ادا کرنا باطل ہے، کیونکہ یہ اس کے غلط پڑھنے کی بنا پر ہے نہ مثلا جو شخص ایاك نعبد میں کاف پر زیر پڑھ یا پھر انعمت علیھم کے تاء پر پیش یا زیر پڑھ لے.

اور اگر اس کا حفظ کمزور ہونےکی بنا پر غلطی ہو تو اس کے علاوہ دوسرا شخص جو زیادہ حافظ ہے اس کو امام بنانا اولی اور بہتر ہے "

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (2 / 527).

شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

ایك امام قرآن مجید کی تلاوت میں غلطیاں کرتا ہے بعض اوقات قرآنی آیات میں حروف زیادہ کر دیتا ہے یا کم پڑھتا ہے اس کے پیچھے نماز ادا کرنے کا حکم کیا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

اگر تو اس کی غلطی آیات کے معانی کو تبدیل نہ کرے ت واس کے پیچھے نماز ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں مثلا الحمد للہ رب العالمین میں رب کی باء پر زبر یا پیش پڑھے، اور اسی طرح الرحمن کے نون پر زبر یا پیش.

لیکن اگر اس غلطی سے معانی تبدیل ہو جاتے ہوں اور اسے سکھانے اور اس کی غلطی بتانے کے باوجود وہ اسے صحیح نہ کرے تو اس کے پیچھے نماز ادا نہ کی جائے، مثلا ایاك نعبد میں کاف پر زیر پڑھ دے، یا انعمت کی تاء پر پیش یا زیر پڑھ دے، اگر وہ سکھانے سے سیکھ جائے اور لقمہ دینے سے غلطی کی اصلاح کر لے تو اس کی نماز اور قرآت صحیح ہے.

ہر حال میں مسلمان کے لیے مشروع ہے کہ وہ اپنے بھائی کو نماز کی حالت میں یا نماز سے باہر ہر وقت تعلیم دے، اور جب وہ غلطی کرے تو اسے غلطی کا لقمہ دے، اور جب وہ جاہل ہو تو اسے تعلیم دے اور جب قرآن بھول جائے تو وہ اس کی تصحیح کرے "

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن باز (12 / 98 - 99).

دوم:

رہا مسئلہ یا لطیف کا سو بار ورد کرنا: تو بلاشك و شبہ یہ بدعت ہے اگر مسلمان شخص صرف اکیلا کلمہ یا لطیف کہتا رہے تو یہ بدعت ہو گی کیونکہ یہ جملہ مفیدہ نہیں ہے، یہ اللہ کے لیے ندا اور پکار تو ہے لیکن اس کے بعد کیا ہے ؟

کیا وہ اپنے رب سے کچھ طلب کر رہا ہے ؟ کیا اس کے بعد وہ اپنے رب کی حمد و ثنا بیان کرنا چاہتا ہے ؟ اس میں سے کچھ بھی نہیں، اور پھر اگر یہ اجتحماعی صورت میں ورد کیا جائے تو یہ ایك اور بدعت ہو گی.

مزید آپ اس کے متعلق درج ذیل سوالات کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں:

سوال نمبر (26867) اور (22457) کے جوابات.

واللہ اعلم .